سوال

(115) نمازِ تہجد کی رکعات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے بیگم عبدالاحد خریداری نمبر 1017 لکھتی ہیں کہ نماز تہجد کی گیارہ رکعات کس طرح ادا کی جائیں، نیز اگر کسی وجہ سے نماز تہجد نہ پڑھی جائے تو اسے بطور قضا پڑھا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر تہجد کی گیارہ رکعات ادا کرتے تھے، بعض اوقات تہجد سے پہلے دو رکعات بطور تمہید یا افتتاح کے ادا کرتے جو ہلکی پھلکی ہوتیں' اس طرح تہجد کی رکعات تیرہ ہوجاتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد مختلف انداز سے ادا کرتے تھے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

دو، دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا جائے، آخر میں ایک وتر الگ پڑھ لیا جائے، عام طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد اس طرح ادا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، صلوة المسافرین 736)

پہلے دو رکعات الگ پڑھ لی جائیں، پھر نو رکعات اس طرح ادا کی جائیں کہ آٹھویں رکعت میں تشہد پڑھا جائے، پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت ادا کی جائے۔ (صحیح مسلم، صلوة المسافرین 746)

پہلے دو دو کرکے چار رکعات ادا کی جائیں، پھر سات رکعات کی نیت کرکے آخری رکعت میں سلام پھیرا جائے۔ (مسند امام احمد: ج3ص239)

پہلے دو دو کرکے چھ رکعات ادا کی جائیں، پھر پانچ رکعت اس طرح ادا ہوں کہ آخری رکعت میں تشہد مکمل کرکے سلام پھیر دیا جائے۔ (صحیح مسلم، صلوة المسافرین 737)

پہلے آٹھ رکعات دو، دو کرکے ادا کی جائیں، پھر تین وتر حسب ذیل طریقہ سے پڑھے جائیں:

1۔ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے اور ایک وتر الگ پڑھا جائے، اسے فصل کا طریقہ کہا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم صلوة المسافرین 736)

2۔ تین رکعات درمیان میں تشہد بیٹھے بغیر ادا کی جائیں اور آخری رکعت میں تشہد کو مکمل کرکے سلام پھیر دیا جائے۔ (مستدرک حاکم: ج1ص447)

اسے طریقہ وصل کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آخری طریقہ کے مطابق تین وتر ادا کرتے تھے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اہل مدینہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طریقہ کے مطابق نماز وتر پڑھتے تھے، اگر رات کو نیند کا غلبہ ہو یا نسیان کی وجہ سے تہجد یا وتر بھول جائیں تو اس کی ادائیگی کے متعلق علماء ئے کرام میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر کی ادائیگی ضروری ہے، اس لئے ان کے نزدیک ان کی قضا بھی ضروری ہے، جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے کہ اگر تہجد یا وتر رہ جائیں تو انھیں بطور قضا نہیں پڑھنا چاہیے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کہ اسے بطور قضا پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں جب بھی بیدار ہو یا یاد آئے تو اسے ادا کیا جاسکتا ہے۔'' اس موقف کی بنیاد حدیث نبوی پر ہے۔ (مستدرک حاکم: ج 1 ص 443)

صحیح موقف یہ ہے کہ اگر کسی کا وظیفہ شب رہ جائے تو اس کی قضا ضروری نہیں 'اگر پڑھنا چاہے تو اگلے دن ظہر سے پہلے پہلے اسے ادا کرے، اس صورت میں اسے رات کے وقت ادائیگی کا ہی ثواب ملے گا۔ (صحیح مسلم، صلوۃ المسافرین: 142)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب نیند یا کوئی تکلیف قیام اللیل سے رکاوٹ بن جاتی تو دن میں بارہ رکعات ادا فرمالیتے تھے۔ (صحیح مسلم صلوۃ المسافرین 139)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 145